THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیبُ الاخلاق

بابت

ماہ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۱۱ نبوی مطابق سنہ ۱۲۹۸ ہجری

مادۂ تاریخ بحساب سال نبوی

آیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ

۱۳۱۱

علیگڈھ

مطبع علیگڈھ انسٹیٹیوٹ میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا

سنہ ۱۸۸۱ ع

جہاز کے کنارہ پر رکھا اور پادری صاحب نے جو جہاز میں تھے نماز پڑھی اور تختہ کو کھڑا کیا اور وہ لاش پانوں کے بل سمندر میں کود پڑی اور سبکی نگاہوں سے غایب ہوگئی میرے دل پر اُس بیکسی کی موت کا اور اُس طرح پر جنازہ بناکر لانے کا اور سمندر میں ڈال دینے کا ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور فی‌الفور یہہ شعر میرے دل میں گذرا —

چو آهنگ رفتن کند جان پاک * چه بر تخت مردن چه بر روے خاک

جب آدمی مرگیا تو پھر جو چاہو سو کرو آگ میں جلاؤ پانی میں ڈالو خاک میں دباؤ جو ہونا تھا وہ ہوچکا اور جو ہونا ہی وہ ہوگا *

طریق سلامی

ہمکو بمبئی سے عدن پہنچنے تک کئی ایک بغلے اور بادبانی جہاز اور اسٹیمر بمبئی کو جاتے ہوئے ملے مگر ایک ایک میل دو دو میل کے فاصلے پر تھے صرف دو بادبانی جہاز جن کا ذکر آگے آتا ہی بہت قریب ہمارے جہاز کے ملے تھے جب کوئی جہاز دن کو دکھلائی دیتا ہی تو فی‌الفور پھریرا نشان کا بلند کیا جاتا ہی اور جو کہ ہرایک قوم کے جہازوں کے پھریرے علحدہ علحدہ رنگ کے ہیں اس لیئے معلوم ہوجاتا ہی کہ کس کا جہاز ہی *

رات کے وقت ایک دوخانی جہاز ملا کپتان نے فی‌الفور دو مہتابیاں جن میں ایک قسم کی آتشبازی تھی منگائی غالباً میری یاد اور میرا خیال صحیح ہی کہ اول مہتابی میں سرخی مایل روشنی نکلی تھوڑی دیر بعد چھچھوندر کی طرح اُس میں سے کچھہ چھوٹا اور پٹاخے کی سی آواز ہوئی اور پھر سفید رنگ کی مہتاب چھوٹی اُس کے بعد دوسری مہتاب کو جلایا تو اُس میں نیلے رنگ کی مہتاب چند منٹ تک چھوٹتی رہی *

جہازوں کی بات چیت

واقع میں یہہ بات نہایت عجیب اور دلکش ہی کہ ایک جہاز دوسرے جہاز سے باوجود میلوں کے فاصلہ کے بات چیت کرتا ہی *

یورپ کے جہاز رانوں نے چار رنگ نیلا زرد سفید اور سرخ اختیار کیئے ہیں اور پھریرے بنائے ہیں بعضے نرے سفید بعضے نرے سرخ بعضے نرے زرد بعضے نرے نیلے اور پھر اُن رنگوں کو ترکیب دی ہی بعضوں میں دو رنگ ہیں بعضوں میں تین اور بعضوں میں چار اور پھر اُنکی شکلوں میں بھی اختلاف کیا ہی بعضوں میں چار رنگ کے چار مربع لگائے ہیں بعضوں میں چار معین شکل کے ٹکڑے بعضوں میں مستطیل بعضوں میں جیبی دار اُن پھریروں کو مختلف ترتیب سے لٹکانے سے عبارت بن جاتی ہی دوسرا جہاز والا دوربین سے دیکھہ کر عبارت سمجھہ لیتا ہی اور اُسکا جواب اُسی طرح دے دیتا ہی *

بارھوین اپریل کو ھمیں دو جہاز بادبانی ملے شاید کریلہ اور اور کچھہ مال تجارت کا لیجاتے تھے انگریزی مجہاز تھے اُن میں سے ایک جہاز والے نے پھریرے لگائے ہمارے جہاز کے کپتان نے دیکھا اور سوال سمجھہ لیا اور فلاں فلاں نمبر کے پھریرے لگانے کو حکم دیا وہ لگائے گئے اور اُسکو جواب مل گیا بعد اُس کے معنے دریافت کیا کہ کیا جواب سوال ہوئے تھے تو معلوم ہوا کہ بادبانی جہاز نے پوچھا تھا کہ جہاں ہم ہیں اُس کا عرض بلد اور طول بلد کیا ھی ھمارے جہاز نے جواب دیا کہ عرض بلد ھی سترہ درجہ بیس دقیقہ اور طول بلد ھی پینستھہ درجہ پانچ دقیقہ سبحانہ وتعالی شانہ *

طریق دریافت عرض و طول بلد

جہاز میں ٹھیک راستہ چلنے کے لیئے متعدد قطب نما لگے ہوئے ہوتے ہیں ایک جگہہ کپتان یا اَوُر افسر اور دوسری جگہہ کوارٹر ماسٹر دن رات برابر کھڑے رہتے ہیں اور ہر دم قطب نما کے درجہ دیکھتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی جہاز کا رخ پھرا اور قطب نما سے معلوم ہوا اُسی وقت کپتان نے سکان جہاز کو پھروایا اور پھر صحیح سمت پر پھیر لیا مگر اس بات کے دریافت کرنے کو کہ ہم ٹھیک صحیح راستہ پر چلے جاتے ہیں اور اب کہاں ہیں ہر روز دو پہر کے وقت عرض و طول مقام جہاز جس کو باصطلاح علم ہیئت عرض بلد اور طول بلد کہتے ہیں نکالتے ہیں اُس کے لیئے ایک نہایت مختصر آلہ ربع دایرہ کے طور پر بنا ہوا ھی جس کو سکسنٹ کہتے ہیں اُس میں ایک چھوٹی دوربین ھی اور چند شیشے اور ایک متحرک پرزہ بطور شاقول کے دو پہر کے قریب سے غایت ارتفاع شمس دیکھتے رہتے ہیں دوربین سے اُفق دیکھتے ہیں اور شیشوں میں آفتاب کی شعاع پڑتی ھی اور متحرک پرزوں سے درجہ ارتفاع معلوم ہوتے ہیں اسی طرح دیکھتے رہتے ہیں اور ہر دفعہ ارتفاع کو لکھتے جاتے ہیں جب دیکھا کہ ارتفاع اب بڑھتا نہیں بلکہ اب گھٹتا ھی تو غایت ارتفاع معلوم ہوا اُسی وقت دوپہر کے بجنے کا حکم دیا اور ایک جدول بنی ہوئی ھی اُس سے معلوم ہوجاتا ھی کہ جس مقام پر غایت ارتفاع آفتاب فلاں تاریخ میں اسقدر ہو تو اُس مقام کا عرض بلد اور طول بلد اسقدر ہوگا اُس جدول کو دیکھہ کر طول و عرض مقام جہاز دریافت کرلیتے ہیں *

ھمارے ہاں بھی ہر مقام کا طول بلد و عرض بلد نکالنے کے لیئے آلات اور قاعدے معین ہیں اصطرلاب اور ربع مجیب سے نکال سکتے ہیں مگر جیسا صحیح اور نہایت آسانی سے انگریزی آلہ سے نکلتا ھی ویسا اُس سے نہیں نکلتا *

طریق پیمایش راہ

اس بات کے دریافت کرنے کا کہ دن رات میں یعنی دو پہر سے دو پہر تک جہاز کتنا

چلا اور فی گھنٹه کتنے میل چلتا هی نهایت عجیب اور آسان قاعده هی اور وهی مثل هی که تل کی اوجهل پہاڑ *

ایک رسی هی جس کے سرے میں ایک کاٹ کا ٹکڑا بقدر ربع دائرہ کے تین رسیوں میں چھینکے کی طرح لٹکتا هی دو رسیاں تو مضبوط بندھی هوئی هیں اور ایک رسی اس طرح پر اٹکائی هی که اگر برابر زور پہنچتا رهے تو تو اٹکا رهے اور اگر جھٹکا مارو تو اُس کا سرا نکل جاوے *

اس کے سوا ایک ریت کی گھڑی هی جو ایک منٹ میں خالی هو جاتی هی ایک شخص اُس گھڑی کو لیکر کھڑا هوتا هی اور ایک شخص وہ کاٹ کا چھینکا جہاز کے پیچھے کھڑے هوکر ڈالتا هی جہاز چلا جاتا هی اور وہ شخص رسی چھوڑے جاتا هی جہاں ایک منٹ پورا هوا اور رسی کو روکا اور جھٹکا مارا چھینکا کھل گیا اور رسی کو ناپ کر یا اُسکی گرہوں کو شمار کر کر دیکھا که ایک منٹ میں کسقدر جہاز چلا اُس کا حساب کرکر گھنٹوں میں اور دن رات میں رفتار کا حساب کرلیا یہه عمل دن رات میں متعدد دفعه کرتے رهتے هیں تاکه رفتار کی تیزی اور کمی کا حال معلوم هوتا رهے اور شاید هر دفعه کے عمل کا اوسط نکال کر دن رات کی رفتار کا حساب کرتے هیں *

گھنٹه بجنے کا طریق

جہاز میں اس طرح پر گھنٹے نهیں بجتے جیسے که همارے ملک میں ایک سے بارہ تک بجتے هیں بلکه جہاز میں یہه دستور هی که دن رات کے چھه حصے حسب تفصیل ذیل کرتے هیں *

۱ دو پہر دن سے چار بجے تک	۴ چار بجے رات تک
۲ آٹھه بجے رات تک	۵ آٹھه بجے صبح تک
۳ بارہ بجے رات تک	۶ دو پہر دن تک

اور گھنٹه اور آدھا گھنٹه بجاتے هیں اور اس لیئے یہه قاعده هی که ایک گھنٹه کی دو چوٹ متصل لگاتے هیں اور آدہ گھنٹه کے لیئے صرف ایک چوٹ مثلاً ایک بجانے کے لیئے دو چوٹ متصل لگاوینگے اور ڈھائی گھنٹه بجانے کو دو چوٹ متصل پھر دو چوٹ متصل پھر ایک چوٹ اس حساب سے چار بجے بھی آٹھه بجتے هیں اور آٹھه بجے بھی آٹھه بجتے هیں اور بارہ بجے بھی آٹھه بجتے هیں *

کھیل هائے جہاز

عدن تک جو لوگ همارے ساتھه جہاز میں تھے وہ صرف دو کھیل علاوہ شطرنج و گنجفه و نرد کے جہاز میں کھیلتے تھے *

ایک اسکٹل یہہ کھیل اس طرح پر کھیلتے ہیں که نو موگریاں نیچے سے پتلی اور اوپر سے موتی اس طرح پر کھری کرتے ہیں اور ایک بھاری گیند توپ کے گوله کے برابر ہوتی

ہی اُس کو فاصله معین سے دوڑ کر زور سے لڑکا کر ان موگریوں پر مارتے ہیں تاکه وہ گرپڑیں اور ہر شخص تین دفعه وہ گیند لڑکاتا ہی اور جس قدر موگریاں گرتی ہیں اُن کی تعداد لکھتے جاتے ہیں جس نے سب سے زیادہ موگریاں گرائیں وہی میری ہی *

دوسرا کھیل کوائیٹس کھیلا گیا یہہ کھیل میمیں کھیلتی تہیں دو خالی بالتیاں پانی کی ایک فاصله پر رکھی جاتی ہیں اور سن کی خوبصورت خوبصورت ایندویاں بنی ہوئی ہوتی ہیں ہر ایک میم تین تین ایندویاں ہاتھہ میں لیلیتی ہی چند میمیں ایک بالتی کے پاس کھری ہوگئیں اور چند دوسری بالتی کے پاس اور ایک نے دوسری کی بالتی میں ایندوی پھینکنی شروع کی جس کی ایندویاں بالتی کے اندر پڑیں وہی میری ہی یہہ کھیل اس لیئے ہیں که جہاز میں کچھہ ریاضت کرنی چاہیئہ سست پڑا رہنا نه چاہیئے *

جانوران سمندر

عدن تک ہمکو کوئی عجیب جانور سمندر میں نہیں دکھائی دیا صرف تین جانور ہمنے دیکھے *

اول "فاسفورس" جب جہاز چلتا ہی اُس کے چلنے کی لہر میں ہزاروں جانور جھاری بوٹی کے بھر کی برابر پتبیجنے کی طرح چمکتے ہوئے اور پانی میں تہرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہتے ہیں که سمندر کے پانی میں نہایت باریک جو آنکھہ سے نہیں دکھائی دیتے یہہ کیڑے ہیں اور پانی کی حرکت سے پت بیجنے کی طرح چمکتے ہیں اور چمک کے سبب اتنے بڑے دکھائی دیتے ہیں رات کو اگر سمندر کا پانی اُچھالیں یا اندھیرے میں لاکر ہلاویں تب بھی یہہ جانور چمکتے ہیں *

دوم "جلفش" جس کو خلاصی جہنتا کہتے ہیں یہہ ایک قسم کی مچھلی ہی نصف سیپی کی طرح اُس کا چھلکا ہی اور گویا وہ آدھی سیپی چت تیرتی ہی اور اُسکے بیچ میں گلابی رنگ کی ایک چیز معلوم ہوتی ہی اور پانی میں کنول کے پھول کی

طرح تيرتي پهرتي هى كهتے هيں كه وه جو گلابي رنگ كي چيز هى وه صرف ايک لمبا تانتوا هى اور كچهه نهيں اور اسي سبب سے كهانے كے لايق نهيں هى مجهكو يهه مچهليان روپيه كي برابر اور هتيلي كے گرهے كي برابر دكهائي ديں مگر لوگ كهتے هيں كه نو انچهه كے قطر تک كي هوتي هيں ٭

سوم " پرند مچهلي " يهه مچهلي عجيب كيفيت دكهاتي هى غول كے غول اور متفرق بهي پاني ميں سے اُڑ جاتي هى اور بيس تيس قدم تک اُڑتي هوئي چلي جاتي هى اور پهر سمندر ميں ڈوب جاتي هى كبهي ايسا هوتا هى كه جهاز كي چهت پر اور كبهي كهڑكي كي راه سے كمرے كے اندر آن پڑتي هى چنانچه ايک مچهلي ميجر فوبرز صاحب كے كمره ميں آن پڑي بالشت برابر لمبي اور انگوٹهے برابر موٹي تهي مثل مچهلي كے پروں كے دو پر اُس كے هوتے هيں وه اس قابل نهيں هيں كه مثل پرند جانوروں كے اُن سے اُڑا جاوے معلوم هوتا هى كه يهه حركت ان مچهليوں كي اُڑان نهيں هى بلكه زقند هى كوئي بڑي مچهلي اُن كو كهانے كو دوڑتي هى اور وه بهاگتي هيں جب زياده دباؤ پڑتا هى تو زور سے زقند مار كر ايک جگهه سے دوسري جگهه جا پڑتي هيں اور اس كود ميں اُن كے پر چمكتے هوئے دكهائي ديتے هيں اور ايسا معلوم هوتا هى كه گويا اُن پروں سے اُڑ رهي هيں ٭

حال راه و مينار هائے روشني

جب هم بمبئي سے چلے تو تهوڑي دير ميں هماري آنكهه سے زمين غايب هوگئي اور بجز پاني پاني كے اور كچهه نظر نهيں آتا تها چاروں طرف ايسا معلوم هوتا تها كه پاني كا كناره آسمان سے ملا هوا اور آسمان مثل سرپوش كے پاني كے اوپر ڈهكا هوا هى چهه دن اور چهه رات اسي طرح پاني پاني ميں چلے گئے تب ١٦ اپريل روز جمعه كو علي الصباح بعد نماز فجر زمين مقدس عرب دكهائي دي همكو اُسے ديكهه كر بڑي خوشي هوئي اور ميرے دل ميں خيال گذرا كه سبحان الله اسي وادي غير ذي زرع ميں سے خدا تعالى نے ايسا نبي اولوالعزم آخرالزمان ختم پيغمبران پيدا كيا ميں اسي خيال ميں تها كه همارے مقدس وشفيق ميجر ڈاڈ صاحب نے مجهه سے آن كو كها كه پيغمبر كي زمين ديكهي ميںنے كها هاں ديكهي يهي هى جو عربئي دي بيلسڈ يعني رحمت كيا گيا عرب كهلاتا هى اسي تاريخ رات كو عدن كے قرب كے پهاڑ دكهائي ديئے اور جهاں سے پهاڑ شروع هوئے هيں وهاں ايک مينار روشني كا جهازوں كو راه بتانے كے ليئے بنا هوا هى قريب صبح كے همكو پهاڑ شمشم دكهائي ديا جو خاص عدن كا پهاڑ هى اور تهوڑا دن نكلا تها كه هم عدن ميں جا پهونچے اور جهاز نے كناره عدن كے بهت قريب لنگر ڈالا عدن ميں بهي ايک مينار

روشني کا ھی اور کنارہ پر کے پہاڑ اور مکانات اور فصیل و برج قلعہ کے نہایت خوشنما ھیں خوب سیر جہاز میں سے دکھائي دیتي ھی *

تمام راہ نہایت امن سے گذري سمندر نہایت چپ چاپ سیدھا تھا کہیں سمندر میں شورش نہیں ھوئي اور نہ موجیں اُٹھیں اور نہ کسي طرح کي گھبراھت نے ھمکو گھبرایا سمندر ایسا رھا کہ گویا ایک بڑي جھیل ھی الحمد اللہ علی ذالک اب دیکھیئے کہ جناب بحر احمر کیا کیفیت دکھلاتے ھیں *

کیفیت شہر عدن

جب جہاز لنگر کرچکا تو ھم چاروں شخصوں نے ایک چھوٹي سي کشتي کرایہ کي اور ھم چاروں معہ چھجو کے اُس پر سوار ھوکر کنارہ پر پہونچے وھاں دو گھوڑوں کي اور ایک گھوڑے کي بگھیاں اور فٹن اور سواري کے گھوڑے اور گدھے اور خچر کرایہ کے موجود رھتے ھیں کنارہ پر ایک ھوٹل ھی جس کے مالک پارسي ھیں اور اُسي کے پاس سوداگروں کي دوکانیں ھیں اور چھاوني اور قلعہ وھاں سے دو تہائي میل ھی ھمنے فٹن اور بگھي کرایہ کي اور قلعہ و چھاوني کو دیکھنے گئے *

ٹانکہ ھاے عدن

سب سے عمدہ اور عجیب اور نہایت قدیم چیز جس کي تعمیر کي تاریخ ابتک معلوم نہیں ھی عدن کے حوض ھیں جن کو یہاں کے لوگ ٹانکہ کہتے ھیں سب سے اول ھم اُنھي کے دیکھنے کو گئے ھمنے دیکھا کہ دامن کوہ میں چھوٹے اور بڑے نو دس حوض ھیں جو پہاڑ میں کھودے گئے ھیں اور درجہ بدرجہ ھیں یعني ایک حوض سب سے بلند جگہہ پر ھی دوسرا اُس سے نیچي جگہہ میں تیسرا اُس سے نیچي جگہہ میں اور علی ھذالقیاس اور وہ حوض عمیق بھي بہت ھیں جب مینھہ برستا ھی تو پہاڑ کے پاني سے اول پہلا حوض بھرتا ھی پھر اُس کا پاني اُبل کر دوسرے میں آتا ھی اور دوسرے کا تیسرے میں اور علی ھذالقیاس یہاں تک کہ سب حوض بھر جاتے ھیں لوگ بیان کرتے ھیں کہ یہہ حوض اس انداز سے اور پہاڑ کے پاني کے بہاؤ کے ایسے موقع پر بنائے ھیں کہ اگر گھنٹہ دو گھنٹہ بھي پاني برسے تو سب حوض پاني سے بھر جاتے ھیں *

عدن سمندر کے کنارہ پر ھی جس کا پاني نہایت کھاري ھی اور تمام شہر و چھاوني اور پہاڑ میں جہاں کہیں کنواں کھودا جاتا ھی اُس کا پاني بھي کھاري نکلتا ھی اسلیئے عرب کے بادشاھوں میں سے جو قبل اسلام ھوئے ھیں کسي بادشاہ نے مینھہ کا پاني جمع کرنے کے لیئے یہہ حوض بنائے ھیں چنانچہ اب بھي انھي حوضوں کا پاني پینے میں آتا ھی یہاں کے عوام الناس کہتے ھیں کہ شداد کے یہہ حوض بنائے ھوئے ھیں *

سرکار انگریزی نے اب ان حوضوں کی نہایت عمدہ مرمت کی ھی اور ہر ایک کے گرد لوھے کا کٹھرہ لگایا ھی اور ھر ایک کے گرد پھرنے کو پختہ بہت عمدہ روشیں بنائی ھیں اور کہیں کہیں پتلے پتلے خوبصورت پل بنائے ھیں اور حوضوں کے درمیان میں جو فاصلہ ھی وھاں زمین ھموار کرکو خوبصورت کیاریاں بنا کر ایسے درخت جو اُس شہر میں اور ایسے گرم پہاڑ پر ھوسکتے٬ ھیں لگائے ھیں اور موقع موقع پر بیٹھنے اور سیر کرنے کے لیئے مثل باغوں کے بینچیں وغیرہ ڈال رکھی ھیں٭ اور اُس جہنم کے ٹکڑے میں بہشت کا کونہ آباد کر رکھا ھی ٭

عدن میں گرمی اس شدت سے ھوتی ھی که بیان سے باھر ھی کوئی ھرا درخت یا ھری گھاس کہیں نہیں دکھلائی دیتی باسی پانی ایسا ھوتا ھی جیسے سڑا ھوا گرم پانی اور اُس پر مصیبت یہہ ھی کہ برف نام کو بھی میسر نہیں ٭

یہاں پانی پینے کا نہایت گراں قیمت کو بکتا ھی تین پیسہ کو ایک صراحی پانی کی آتی ھی جس میں تین گلاس کے قریب پانی ھوتا ھی ٭

متصل اُنھی حوضوں کے کسی پارسی اور عرب نے ملکر ایک بڑا حوض کہودا ھی اور جب وہ قدیم سب حوض بھر جاتے ھیں تب اُس میں پانی آتا ھی٬ مگر یہہ حوض بہت عمیق ھی اس وقت بھی پانی خوب موجود تھا مویشی کو اسی حوض سے پانی پلایا جاتا ھی شاید ایک گھوڑے کی پلائی ۲/ ھیں سنا ھی کہ سات برس تک اس حوض کی آمدنی وہ لوگ لینگے جنھوں نے بنایا ھی اور اُس کے بعد اُس حوض کی اور اُس کی آمدنی کی مالک گورنمنٹ ھوگی ٭

اُن سب حوضوں کی سیر کرکر ھم بازار میں آئے اور خوب سیر کی جہاں ترکاری بکتی ھی وھاں دو دوکانیں بھنے والوں کی تھیں جو کوئلوں پر بھٹے بھون کر بیچتے تھے ھمکو اپنا هندوستان یاد آیا اور چار بھنے ھوئے بھٹے ھمنے خریدے پھر بازار میں آئے اور مختلف نان بزوں کی دوکان سے روٹی خریدی اور ایک دوکان سے سالن خریدا ایک نان بائی پراتھے پکاتا تھا اُس سے پراتھے پکوائے جیسے کہ ھمارے ھاں قطب صاحب میں پراتھے پکتے ھیں بعینہ اُسی قطع کے اُس نے پراتھے پکائے قہوہ والے کی دوکان پر جاکر کھڑے ھوئے اور لوگوں کا قہوہ پینا دیکھا غرضکہ خوب سیر کرکر ایک مسجد میں آئے اور جو کچھہ خریدا تھا اُس میں سے کچھہ کھایا کچھہ بانٹا ٭

یہاں متعدد قومیں موجود ھیں مگر عرب اور مصری اکثر ھیں اور سب سے زیادہ جو قوم ھی وہ سمالی قوم ھی٬ ھر چند میںنے تحقیق کیا مگر مجھے نہ معلوم ھوا کہ سمالی کیا قوم ھی عربی بولتے ھیں مگر ایسی خراب کہ سوائے دو چار لفظوں کے اور کچھہ ھماری تو سمجھہ میں آتا نہیں اور ھماری عربی بھی وہ بخوبی نہیں سمجھتے لہجہ کا اسقدر فرق

ھی کہ الفاظ ایک دوسرے کی سمجھہ میں نہیں آتے *

واہ ری ھماری قسمت یہاں کے بازار کے لوگ اور سمالی قوم بھی کسی قدر اُردو بولتے ھیں اور سمجھتے ھیں کوئی ضروری کام بند نہیں رہ سکتا سب اُردو میں انجام ھو سکتا ھی الحمدالله کہ عدن تک تو اُردو زبان کی شہنشاھی قایم ھی *

سمالی قوم کے لوگ جیسی اُردو جانتے ھیں ویسی ھی انگریزی اور فرانسیسی زبان بھی جانتے ھیں ان دونوں زبانوں میں سب ضروری باتیں کرتے ھیں اور سمجھتے ھیں بلکہ انگریزی زبان فرانسیسی زبان کی بہ نسبت زیادہ جانتے ھیں *

چند مسجدیں یہاں ھیں جن میں سے مسجد ادریس بڑی اور مسجد جامع بطور درگاہ کے ھی جب ھم اُس مسجد میں سے جس میں بیٹھے تھے باھر آئے تو ھمنے ایک ھندو کو دیکھا اُس کے پاس جا بیٹھے معلوم ھوا کہ وہ مارواڑی ھی بمبئی سے عدن میں آیا ھی اور عدن میں مہاجنی کی دوکان کی ھی مدت سے رھتا ھی اور ھمیشہ جہاز پر آتا جاتا ھی اُس کی زبانی معلوم ھوا کہ عدن میں تین دیول یعنی مندر ھندوؤں کے ھیں مہا دیو کا اور ھنومان کا اور ایک اَور کسی کا بتایا کہ میں اُس کا نام بھول گیا اور یہہ مندر ھندوؤں کے چندہ سے بنے ھیں جو عدن میں آتے جاتے ھیں مجھے اس بات کے دریافت ھونے سے کہ عدن تک ھندو آتے جاتے ھیں اور جہاز میں بیٹھنے سے اُن کی ذات و مذھب میں کچھہ فرق نہیں آتا نہایت خوشی ھوئی خدا ھمارے ملک کے ھندوؤں کو بھی یہہ دن نصیب کرے *

یہاں تمام لوگ اور دوکاندار نہایت کثیف اور میلے کچیلے ھیں اور سمالی تو بالکل وحشی جنگلی معلوم ھوتے ھیں نان بائیوں کی اور قہوہ والوں کی دوکانیں ایسی میلی اور خراب اور بدبو دار ھیں کہ پانوں رکھنے کو دل نہیں چاھتا حقیقت میں صفائی اور اُجلاپن یورپ کی اور خصوصاً انگریزوں کی قوم پر ختم ھی گو کہ بعض عادتیں اعتراض کے لایق بھی ھیں *

عدن کی چھاونی اگرچہ چھوٹی ھی تین سو چار سو سپاھی ھندوستانی اور گورہ رھتے ھونگے الا توپ خانہ کا سامان بہت زیادہ معلوم ھوتا ھی چھاونی قلعہ کے اندر ھی اور خوبصورت طور پر بنائی ھوئی ھی اور بازار اور جو کچھہ کہ عدن میں ھی سب چھاونی کے قریب ھی *

قلعہ جو کہلاتا ھی وہ حقیقت میں پہاڑ ھی چاروں طرف سے بلند پہاڑ ھی اور اُس کے حلقہ کے اندر جو جگہہ ھی وھاں چھاونی اور بازار وغیرہ ھیں قلعہ کے اندر جانے کا رستہ سرکار انگریزی نے ایک پہاڑ کو کاٹ کر بطور گھاٹی کے بنایا ھی اور نہایت تلب اور پیچدار ھی دس مستعد سپاھی ایک لشکر کو اُس میں جانے سے روک سکتے ھیں قلعہ بسبب

محیط ہونے پہاڑ کے ایسا بلند ہی اور قدرتي ایسا استحکام رکھتا ہی کہ حملہ کرنے والے کا اُس پر غالب اور فتحیاب ہونا نہایت مشکل اور قریب غیر ممکن کے معلوم ہوتا ہی اُسپر سرکار انگریزي نے جابجا پہاڑوں کي چوٹي پر اور اُن کی کمر میں موقع موقع پر پختہ برج بنائے ہیں اور مورچہ بندي کي ہی اور ہر جگہہ توپیں چڑھي ہوئي ہیں اور نہایت عمدہ اور مستحکم جنگي قلعہ بنا رکھا ہی *

یہہ قلعہ دیکھہ کر انگریزي گورنمنٹ کي قوت اور شان و شوکت کا بلا شبہہ ایک اثر دل میں ہوتا ہی اور اس بات کا بھي یقین ہوتا ہی کہ عدن ہندوستان کي حفاظت کا پہلا ناکہ ہی اور بحر احمر کي کنجي ہی ہندوستان میں اگر کچھہ فساد ہو تو چھہ روز میں یہاں سے ہر قسم کے سامان حرب کي مدد ہندوستان میں پہونچ سکتي ہی اور اگر والي مصر سے کچھہ بگاڑ ہو یا فرانسیس مصر پر کچھہ فساد کریں تو فی الفور عدن سے وہاں حملہ ہو سکتا ہی اور سامان حرب کي رسد اور کمک پچاس ہزار بلکہ اُس سے بھي زیادہ فوج کو بغیر کھٹکے پہونچ سکتي ہی بحر احمر کي کنجي میںنے اس لیئے کہي کہ جس قدر فوج اور توپ خانہ اس وقت عدن میں موجود ہی اگر وہ چاہے تو ایک پرندہ کو بھي بحر احمر سے نکلنے نہ دے اس موقع کے مورچہ بنے ہوئے ہیں کہ کوئي جہاز یا کشتي یا بغلہ بلا مرضي افسر عدن اس بڑے سمندر میں جو بمبئي کے نیچے سے عدن تک ہی اور جو خلیج عرب کہلاتا ہی نہیں آسکتا *

سابق میں عدن میں سلطان روم کي عملداري تھي شاید تیس برس ہوئے ہونگے کہ سرکار انگریزي نے سلطان سے لے لیا اور جب سے سرکار انگریزي کي عملداري میں ہی اور اُس کا انتظام ہندوستان کے گورنر جنرل سے متعلق ہی لوگ بیان کرتے ہیں کہ قبل عملداري انگریزي کے نہایت خراب اور ویران اُفتادہ جگہہ تھي سدلي قوم کا ایک گانوں پہاڑ پر تھا جو شاید اب بھي ہی یہہ تمام رونق جو اب ہی اور یہہ خوبصورت مکانات اور عمدہ اور عجیب سڑکیں اور پہاڑ میں نقبیں اور قلعہ کے برج اور مورچے سب گورنمنٹ انگریزي کے عہد میں بنے ہیں *

ترکش وال

یعني ترکي عملداري کي حد کي دیوار — عدن سے ملي ہوئي سلطان روم کي عملداري ہی عدن کے نیچے جو سمندر ہی اُس میں ایک کونا زمین کا نکلا ہی جس پر سے سلطان روم کي عملداري میں چلے جاتے ہیں جب سے کہ عدن گورنمنٹ انگریزي کے قبضہ میں آیا ہی اُس مقام پر ایک دیوار بہت لنبي اور چوڑي بناکر آمد و رفت کا رستہ بند کردیا ہی اور اُس دیوار پر برج اور مورچہ بندي کي ہی اور توپیں چڑھي ہوئي ہیں اور کچھہ

گورے وهاں رهتے هیں اُس دیوار میں ایک دروازه هی اُس دروازه سے لوگوں کی آمد و رفت هی مگر سلطان روم کی عملداری کا جو شخص اُس دروازه سے عدن میں آتا هی تو هتیار دروازه پر لے لیئے جاتے هیں هتیار بند آنے نهیں دیتے افسوس هی که اُس دیوار کے دیکهنے کا همکو موقع نهیں ملا *

عدن میں سمندر کے کناره پر ایک کل لگا رکهی هی جس میں سمندر کا کهاری پانی میتها اور نهایت سبک اور شیریں هو جاتا هی اور اُس کا پانی خرچ میں آتا هی اُسکی بهی همنے سیر کی بعد اس کے تهوڑی دیر هوتل میں آن کر تهیرے اور پهر اپنے جهاز پر چلے آئے *

عدن میں لڑکوں کا تیرنا ۰

یهه بهی عجیب تماشا هی جهاں جهاز عدن میں تهیرا اور سمالی قوم کے بیسیوں لڑکے سمندر میں تیرتے هوئے جهاز پاس آپهونچے کالے کالے رنگ اور سرخ بال بالکل مینڈک کی طرح تیرتے هیں اور بخشیش مانگتے هیں جهاں پیسه روپیه دوانی اچوانی اتهانی سمندر میں پهینکی اور وه غوطه مارکر نکال لائے همارے سامنے اکیس لڑکے تهے اور آتهه بجے سے پانچ بجے تک برابر ایک حالت پر تیرتے اور غوطے مارتے اور دوانیاں نکالتے رهے *

سترهویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو دو پهر پر پانچ بجے جهاز نے لنگر اُتهایا اور دخانی کل نے شور مچایا اور جهاز نے سوئیس کی راه لی عدن سے ایک مصری پیلت جس کو یهاں کے لوگ آرکاتی کهتے هیں ساتهه هوا یهه شخص مسلمان هی عدن کا رهنے والا متولی اُس کا نام هی عربی بولتا هی مینے اُس سے سلام علیک کی بات چیت کی اُسنے اپنی قوم کچهه نهیں بتائی کها که میں عامی بر عرب کا رهنے والا هوں بالکل ناخوانده تها اُس کا لهجه سمالی قوم کے لهجه کے بهت قریب تها اور بے حیثیت اور میلا آدمی تها کپڑے اچهے نه تهے مگر انگریزی زبان اور فرنچ زبان اپنا کام کرنے کے لایق جانتا تها *

خبر تهی که رات کو باب المندب میں سے جهاز گذریگا چونکه یهه ایک مشهور خطره کی جگهه هی مجهے اس کے دیکهنے کا نهایت شوق تها جس وقت باب المندب قریب آیا مجهے ایک شخص نے جس سے مینے کهه رکها تها اُتهایا مینے دیکها که دونوں طرف پهاڑ هیں مگر بهت اونچے نهیں اُن میں سے جهاز جاتا هی دونوں پهاڑوں میں تیره دو میل کا فاصله هوگا کچهه بهت تنگ رسته بهی نهیں هی شاید پانی کے نیچے دونوں طرف پهاڑ هوں اور اس سبب سے رسته جهاز کے چلنے کا تنگ هو غالباً بادبانی جهاز کو یا انگریزوں کے سوا اور قوموں کے جهاز رانوں کو یهاں اندیشه هوگا همارے جهاز رانوں کو تو کچهه خیال بهی نهیں هوا رات کے وقت میں بغیر ذرا سے بهی تهدد کے فرفر جهاز کو لیئے چلے گئے حقیقت

میں یورپ کي قوم نے علم جہاز راني کو غایت درجه کي ترقي پر پہونچا دیا هی ایسے ایسے عمده آلات جہاز راني کے هیں جن کي خوبي کا بیان نہیں هوسکتا جس زاویه پر چاهتے هیں سمندر کي سطح پر جہاز چلاتے هیں سیکڑوں میل تک جہاز کو سیدها خط مستقیم پر لیجاتے هیں جس میں ذرا بهي تیڑها پن نہیں هوتا اگر جہاز کو چکر دینا چاهیں تو مثل پتنگ باز یا نہایت عمده کبوترے کے جو کاوے اور اتیرن پر خوب صاف هو پهرا سکتے هیں اور اُس کے پهرانے میں اتنا بهي تو زور نہیں لگتا جتنا که دس سیر بوجهه کے هلانے جلانے میں لگتا هی *

رات هي کے وقت همکو ایک بہت چهوٹا جزیره ملا جس کو پیرم کہتے هیں یهه جزیره اُسي آبنائے میں هی جس سے بحر عرب اور بحر احمر ملتا هی ایک میل سے بهي کم چوڑا هی اور تخمیناً ڈهائي تین میل لنبا هوگا اس میں بجز مینار روشني کے اور کچهه نہیں هی دس بیس سپاهي رهتے هیں اور انگریزي جهنڈا اُڑا کرتا هی *

دس برس سے زیاده نہیں هوئے که جب تک یهه جزیره محض اُفتاده تها کسي کا قبضه خاص اس پر نه تها اور نه کسي ملک کي سرحد خشکي کي راه سے اس سے ملي هوئي تهي غالباً ولایت کے قوانین متعلق اقوام مختلفه کي رو سے جو قوم چاهے اُس پر قبضه کر سکتي تهي لوئیس نیپولین فرانس کے بادشاه نے ایک جہاز بهیجا که اس بالشت بهر کے جزیره پر قبضه کرلو وه جہاز بڑے بیڑے کے واسطه سے عدن تک آیا اور رات کو لنگر ڈالا که صبح کو اس جزیره پر قبضه کرینگے عدن میں جو انگریزي افسر تها وه رات کو جہاز میں فرانسیسي افسر سے ملنے آیا بات چیت هوئي کهانے پر بیٹهے باتوں باتوں میں فرانسیسي افسر نے اپنا اراده اور اپنے آنے کي وجهه بیان کي انگریزي افسر نے سنتے هي اپني پاکٹ میں سے پینسل اور ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا اور میز کے نیچے هاتهه کرکر اپنے دخاني جہاز کے کپتان کو چٹهي لکهي که في الفور انجن میں آگ جلاؤ اور جہاز طیار کرو اور خود وهیں بیٹها رها اور کهانے پینے کي باتوں میں مصروف رها تهوڑي دیر بعد گڈنائیٹ کرکر اور هاتهه ملاکر رخصت هوا اور في الفور اپنے جہاز میں آن کر اُسي وقت روانه هوا اور رات هي کو اُس جزیره پر پہونچکر انگریزي حکومت کا جهنڈا گاڑدیا اور پهریرا اُڑا دیا صبح کو فرانسیسي افسر جہاز لیکر پہونچا دیکها که جزیره پر انگریزي جهنڈا اُڑ رها هی اور اُنهوں نے قبضه کرلیا هی لاچار مایوس هوا اور پهر کر چلا گیا سنا هی که اس بات سے نیپولین بہت ناراض هوا اور لندن میں بہت خط و کتابت کي مگر کچهه نهوا نیپولین کا اراده تها که اپنے هاں کے دخاني جہازوں کے لیئے اس جزیره میں اسٹیشن مقرر کرے *

اٹهارهویں کي صبح سے پهر همنے دریاے ناپیدا کنار دیکهنا شروع کیا دو دن بعد پهر پہاڑ و زمین دکهائي دیني شروع هوئي اور جوں جوں چلتے گئے ایک طرف عرب کا کناره اور

دوسری طرف اٹلی کا کنارہ برابر دکھائی دینا شروع ہوا دونوں کناروں کے پہاڑ نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے اور عجیب کیفیت دکھائی دیتی تھی سب سے زیادہ عجیب بات یہہ تھی کہ دونوں طرف کے پہاڑوں پر کوئی درخت اور ذرا سا بھی سبزہ اور مطلق آبادی نہ تھی محض ویران لق و دق جنگل اور بے آب و بے برگ و شجر پہاڑ تھے ٭

بائیسویں تاریخ رات کے وقت حامد تو نہیں معلوم کہ جہاز کے کس کونہ میں جاکر سو رہا تھا اور میں اور خداداد بیگ اور محمود کمرہ میں اپنے اپنے پلنگوں پر اور چھجو پلنگ کے نیچے سوتا تھا اور کمرہ کی کھڑکی سمندر کی طرف کی ہوا آنے کو بسبب شدت گرمی کے کھلی ہوئی تھی کہ رات کو دفعتاً تند ہوا چلی اور سمندر میں موجیں اُٹھیں اور اُچھل کر کے سمندر کا پانی کھڑکی کے اندر اس قدر آپڑا کہ تمام پلنگ اور بچھونے اور ہم سب اور چھجو شور بور ہوگئے اُسی وقت ہم گھبراکر کمرہ میں سے بڑے کمرہ میں نکل آئے اُس وقت تمام انگریزوں نے بھی اپنے اپنے کمروں کی کھڑکیاں کھول رکھی تھیں ہماری طرف کی لین میں سب کا یہی حال ہوا سب بڑے کمرہ میں نکلے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے کہتا تھا کہ تمہارے کمرہ میں بھی پانی آگیا غرض کہ اسٹورڈ کو اُسی وقت پکارا کھڑکی بند کی بچھونے اُٹھا دیئے اور جس طرح ہوا رات کاٹی محمود کو بہتیرا منع کیا پر وہ گیلے بچھونے پر سو رہا صبح کو جب اُٹھا تو اُس کی بانہہ میں درد تھا دوسرے دن تک جاتا رہا جب پانی آیا قریب دو ڈھائی گھنٹہ کے رات ہوگی کچھہ وقت کپڑے اُتارنے اور نماز کی تیاری میں گذرا میں نے صبح کی نماز پڑھی اور دم بدم ہوا تیز ہوتی گئی بالکل سیدھی مخالف ہوا تھی اور نہایت ہی تند تھی اور جہاز اُٹھتا تھا اور بیٹھتا تھا اُس دن طبیعت نہایت متغیر ہوئی سر کی عجیب کیفیت تھی جی متلاتا تھا اور قی نہیں ہوتی تھی اور ایسی تکلیف دہ حالت تھی کہ بیان نہیں ہوسکتی انگریز جو جہاز میں تھے وہ کہتے تھے کہ ہمیں ایسے صاف سمندر میں جو تالاب کی طرح کھڑا ہی تمہارا یہہ حال ہی یہہ ہوا اور یہہ حرکت جو اس وقت ہی کچھہ بھی نہیں ہی اور ہمکو تو ذرا بھی نہیں معلوم ہوتی مگر میں نے دیکھا کہ بعض انگریزوں کو کسی قدر تغیر تھا اور تین چار میموں کو بہت زیادہ تغیر تھا مسس اسمت بھی پڑی ہوئی تھیں میں نے پوچھا کہ کیا حال ہی اشارہ سے کہا کہ سر پھرتا ہی طبیعت اچھی نہیں ایک میم صاحبہ کو میں نے دیکھا کہ منہہ سے بے اختیار بہت سے دف اور پت ذرا سی اُبکائی کے ساتھہ نکل پڑے آج تو مرزا خداداد بیگ کا بھی برا حال ہوا اور چھکے چھوٹ گئے اور ہم سب سے زیادہ اُن کا پتلا حال تھا اور حامد آج پھر اپنی اُسی پہلی کیفیت کو جا پہونچے بعد اس کے ہوا دھیمی ہونی شروع ہوئی اور جہاز کا ہلنا بھی کم ہوا اور قریب چار بجے کے بہت کم ہوگیا مجھکو تو بہت تخفیف ہوئی مگر اور سب ہمارے ساتھیوں کا وہی حال رہا ایک میم صاحبہ میرے پاس آئیں اور نہایت

مهرباني سے مجهه سے کہا که تم نشه کے لیئے شراب مت پیؤ بري هی میں بهي کبهي نہیں چهوتي مگر دوا کے لیئے ایک توله بهر برانڈي پي لو میں استورد کو بلاکر منگا دیتي هوں فی الفور تکلیف جاتي رهیگي میںنے اُن کي مهرباني کا بہت سا شکر کیا اور کہا که نہیں میں نہیں پي سکتا *

اسي تاریخ همکو (گنگا استیمر) ملا جو همسے تین دن پہلے بمبئي سے روانه هوا تها پہلے دونوں جہازوں میں جهنڈیں سے صاحب سلامت هوئي پهر آپس میں بات چیت هونی شروع هوئي پہلي دفعه جو جہازوں میں بات چیت هوئي تهي تو مجهے یهه خیال هوا تها که چند باتیں جو خاص متعلق جہاز هونگي اُنهیں کے اشارات معین هونگے مگر معلوم هوا که نہیں اُن چند کپڑے کے ٹکڑوں کے وسیله سے تمام دنیا کي باتیں کر سکتے هیں چنانچه اس وقت ان دونوں جہازوں میں کوئي خاص بات چیت نہیں هوئي خیر و عافیت کي علامت دکہا دینے کے بعد گنگا استیمر نے کہا که رسي ڈال کر مجهے بهي کهینچے لیئے چلو همارے جہاز نے کہا که پیچهے پیچهے چلے آؤ اسي طرح چند اور باتیں هنسي هنسي کي آپس میں هوئیں معلوم هوا که امریکا اور یوروپ کي قوموں کے سوا اَور کسي قوم میں یهه فن نہیں هے جہاز پر ایک کتاب رهتي هے اور شاید اتفاقیه یا حفاظت کے لیئے اُس کے پٹهوں میں قفل لگا هوا تها اُس میں تمام کام متعلق جہاز مندرج هیں وه سب کام ایسے آسان طرح پر هوتے هیں که جہاز میں جو چهوٹے چهوٹے عہدهدار هیں اور صرف بطور حرف شناسي کے لکهنا پڑهنا جانتے هیں وه سب اُن کاموں کو انجام دیتے هیں یهه نتیجه صرف اس بات کا هے که تمام علوم و فنون اُسي زبان میں هیں جو زبان وه لوگ بولتے هیں اگر آج انگریزي زبان میں تمام علوم و فنون نهوتے بلکه لیٹن میں یا گریک میں یا فارسي عربي میں هوتے تو آج تک تمام انگریز ایسے هي جاهل اور بے علم اور ناخوانده هوتے جیسے که بدنصیبي سے هم لوگ هندوستان میں جاهل هیں اور آینده کو بهي جب تک که تمام علوم و فنون هماري زبان میں نهونگے جاهل اور نالایق رهینگے اور کبهي عام تربیت نهوگي *

اسي دن همکو حضرت موسی علیه السلام کا پہاڑ یعني جبل سینا دور سے دکهائي دیا اور دوربین کے ذریعه سے کسي قدر کیفیت اُس کي معلوم هوتي هے سنا هے که اُس کي چوٹي پر کسي رومن کیتهلک پادري کا ایک بہت قدیم گرجا هے *

رات کو جزیره شووان همکو ملا جو افریقه کے متعلق هے کوئي چیز اُس میں کي بسبب رات هونے کے دکهائي نہیں دي سنا هے که ولایت سے جو تیلي گراف آتا هے اُس کا ایک اسٹیشن اس جزیره میں هے یهه جزیره بہت چهوٹا شاید آٹهه دس میل کا لنبا اور دو تین میل کا چوڑا هوگا *

۲۳ اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعه کو هم سب مع الخیر سات بجے صبح کے سوئیس میں پہونچے جہاز نے لنگر کیا اور هم سب جہاز پر سے اُترے بروده جہاز کو ڈنڈوت کر رخصت کیا اور سوئیس هوٹل میں جاکر ٹهیرے اب یہاں سے عملداري ویسراے مصر کي شروع هوئي جونهي هم هوٹل میں گهسے پہلا نشان عملداري ترک کا همنے یهه دیکها که هوٹل کے چپراسیوں کي چپراس پر عربي اور انگریزي میں یهه عبارت کنده تهي *

Sewis Hotal.

لوکانده السوئیس

مجهے نہیں معلوم که لوکانده کس زبان کا لفظ هی شاید ترکي هوگا مگر تمام مصري عربي گفتگو اور عربي تحریر میں اس لفظ کو بمعني هوٹل مستعمل کرتے هیں *

سوئیس کا هوٹل بہت اچها هی چاروں طرف دو منزله مکانات اور کمرے مسافروں کے لیئے بنے هوئے هیں بیچ میں صحن هی اُس صحن میں کاٹ کے محرابوں دار ستون کهڑے کرکر اُس پر شامیانه کهینچا هی اور اُس کو اور تمام صحن کو پهولوں سے آراسته کیا هی تمام پهول گملوں اور کاٹ کي بالٹیوں اور پیپوں میں لگے هوئے هیں اور زمین پر اور تپائیوں پر بطور چمنوں کي روشوں کے به ترتیب لگائے هیں اور بیچ میں جو جگهه بطور چمن کے خالي رهي هی وهاں چهوٹي سي میز اور کرسیاں لوگوں کے بیٹهنے اور سیر کرنے کے لیئے بچهائي هیں *

وهاں شهر کي سیر کرنے اور سوئیس کي نهر دیکهنے جانے کو سواري کے لیئے بہت سے گدهے زین کسے هوئے موجود تهے بہت سے انگریزوں نے سوئیس کي نهر دیکهنے کا اراده کیا وه مقام جہاں دیکهنے جاتے تهے وهاں سے پانچ میل تها همنے بهي وهاں جانے کا اراده کیا مگر جب لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم هوا که جس مقام کو لوگ دیکهنے جاتے هیں وهاں بجز اسکے که زمین کهودي جا رهي هی اور کچهه نهیں هی همارا اراده سست هوگیا همارے شفیق میجر ڈاڈ صاحب نے اور اُن کے چند دوستوں نے ملکر ایک گاڑي تین گهوڑوں کي کهیں سے منگائي اور چند انگریز اور دو ایک میمیں اُس پر سوار هوکر گئیں همنے بهي چاها که اگر سهل طور پر همکو بهي گاڑي ملجاوے تو هم بهي جاویں مگر همکو نهیں ملي بہت سے انگریز اُنهي گدهوں پر سوار هوکر گئے اور میں نے دیکها که ایک میم نے بهي ایک گدها کرایه کیا اور اُس پر نہایت چالاکي اور خوبي سے سوار هوکر روانه هوئي *

جس وقت کوئي انگریز گدها کرایه کرنا چاهتا تها اُس وقت عجیب سیر هوتي تهي گدهے والوں نے جہاں دیکها که گدها کرایه کو چاهتے هیں اور دس دس باره باره آدمي اپنے

اپنے گدھے لیکر دوڑے اور ہر شخص ایک کے گدھے کو دھکا دیکر ہٹاتا ہی اور اپنا سامنے کرتا ہی اور چلاتا ہی کہ " ڈانکي سر ڈانکي سر ڈانکي سر " یعني صاحب گدھا صاحب گدھا اور کبھي یہہ کہہ کر چلاتے تھے ویریگوڈ ڈانکي سر ویریگوڈ ڈانکي سر یعني صاحب بہت اچھا گدھا صاحب بہت اچھا گدھا اور اس قدر غل ہوتي تھي اور اتنے گدھوں میں آدمي کو گھیر لیتے تھے کہ لینے والا گھبرا جاتا ہی جب تک کہ وہ کسي نہ کسي گدھے پر سوار نہ ہولے اُس وقت تک وہ اسي آفت میں پڑا رہتا ہی *

تھوڑي دیر تک ہمنے سمندر کے کنارہ کي اور ہوٹل کي سیر کي اور پھر شہر کي سیر کو گئے ایک بہت چھوٹا تنگ بازار دیکھا ہر قسم کے لوگ مصري اور ترکي اور جرمني اور یوناني دوکاندار وہاں تھے اور بہت سے آدمي عربي بولتے تھے بازار میں جو نئي بات تھي وہ یہہ تھي کہ سارا بازار تختوں سے پٹا ہوا تھا پاني کا تو مطلق رگاؤ نہ تھا مگر دھوپ بالکل بازار میں نہ تھي غالباً یہاں مینھہ بہت کم برستا ہی ہمنے بازار کے لوگوں سے جو عربي بولتے تھے دیر تک باتیں کیں حامد و محمود و مرزا خدا داد بیگ نے سرخ ترکي ٹوپیاں اور چاکو خرید کیئے بازار سے عربي روٹي خرید کي جو در حقیقت نہایت عمدہ اور بہت هي مزیدار تھي وہاں سے هم ریل کے اسٹیشن کو دیکھنے گئے وہاں ایک ترکي افسر کو دیکھا جس کے لباس میں اور انگریزوں کے لباس میں بجز سرخ ٹوپي کے اور کچھہ فرق نہ تھا الا ایک تسبیح اُن کے ہاتھہ میں تھي مینے اُن پر سلام علیک کي اُنھوں نے جواب دیا مگر میري طرف کچھہ زیادہ ملتفت نہیں ہوئے وہاں سے پھرتے وقت بازار میں ایک بزرگ عمامہ باندھے کھڑے تھے مینے اُن سے سلام علیک کي مصافحہ کیا عربي زبان میں بات چیت شروع کي شیخ اسمعیل اُن کا نام ہی شہر سربایا علاقہ جاوہ کے رہنے والے ہیں شیخ عثمان اُن کا بیٹا جس کي عمر اٹھارہ اُنیس برس کي ہوگي اُن کے ساتھہ تھا شیخ اسمعیل سیاح آدمي ہیں در اصل سریا کے رہنے والے ہیں پچیس برس سے جاوہ میں جارہے ہیں چین اور اسٹریلیا اور ہندوستان اور دکھن کي سیر کي هی اور اب بھي صرف سیاحت کو آئے ہیں کسي قدر اُردو میں بھي بات چیت کرسکتے ہیں اسي ہوٹل میں منشي محمد طاہر سے ملاقات ہوئي جو نواب ناظم مرشد آباد کے ہاں منشیوں میں نوکر ہیں نواب صاحب اُن کو لندن ساتھہ نہیں لائے تھے اب بلایا هی وہ بھي لندن جاتے هیں سوتھمپٹن کي راہ سے جاوینگے *

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ هم عدن سے کس راہ ہوکر سوئیس میں پہونچے اگر کوئي نقشہ جغرافیہ کا لیکر بموجب عرض و طول مندرجہ ذیل کے نشان لگائے جاوینگے تو جس راہ همارا جہاز چلا وہ معلوم هو جاویگي *

تاریخ	عرض مقام		طول مقام		رفتار جهاز دو پهر سے دو پهر تک
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
۱۸ مئی سنه ۱۸۶۹ ع روز یکشنبه	۱۳	۴۲	۴۲	۵۶	۱۶۹ میل
۱۹ مئی ...	۱۷	۳	۳۰	۴۹	۲۴۰
۲۰ مئی ...	۲۰	۳۹	۳۸	۳۰	۲۵۳
۲۱ مئی ...	۲۳	۲۶	۳۶	۱۰	۲۶۲
۲۲ مئی ...	۲۷	۴۲	۳۳	۴۷	۲۳۵
۲۳ مئی ...	۳۰	*	۳۱	۴۰	۲۶۰ تخمیناً
					مقام سوئیس

عدن سے سوئیس تک متعدد مینار روشنی کے هیں جهاں کهیں جهاز کو خطره هے یعنی پانی کم هی اور پانی کے نیچے پهاڑ چهپے هوئے هیں جن سے جهاز کی پیندی کو صدمه پهونچنے کا اندیشه هوتا هی وهاں وهاں روشنی کے مینار بنائے هیں آدمی متعین هیں شام سے صبح تک برابر ایک بهت بڑی لال قندیل میں روشنی هوتی رهتی هی اور بهت دور سے دکهائی دیتی هی میں نے قصد کیا تها که تمام میناروں کو جو رسته میں پڑیں دیکهوں اور غالباً سب کو دیکها شاید کوئی ایک آده رهگیا هو اور رات کو سوتے میں گذرگیا هو مگر جتنے میناروں کو میں نے دیکها اُن کی تفصیل بقید عرض و طول مقام کے لکهتا هوں *

نام مینار	عرض مقام		طول مقام	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه
پیرم ...	۱۲	۴۰	۴۳	۴۵
ابوالخیصان یا دیدلس شول ...	۲۵	*	۳۶	*
اشرفی ...	۲۷	۴۰	۳۳	۴۰

مینار ابوالخیصان بالکل پانی میں هی ایک انگل بهر زمین بهی اُس کے گرد نہیں هی دو یا تین انگریز اُس مینار پر دن رات رهتے هیں اور کهانا پینا اپنے ساتهه رکهه لیتے هیں اور شاید تیسرے مہینے اُنکی بدلی هوتی هی ایسی سخت نوکری هی که خدا پناه میں رکهے اُسکے خیال سے دل گهبراتا هی قید تنہائی سے بهی زیاده سخت هی *

اشرفی مینار نہایت عمده هی اور سوئیس کے قریب هی پانی کی سطح سے ایکسو چالیس فیت بلند هی اور بالکل لوهے کا بنا هوا قابل دیکهنے کے هی *

اب همارا رسته سوئیس سے اسکندریه تک خشکی کا هی اور یہاں سے اسکندریه تک ریل هی جو والی مصر کی عملداری میں گذرتی هی اور والی مصر هی ریل کا مالک هی اور تمام کار کن مصری اور ترکی اور شاید کوئی کوئی یونانی بهی هیں *

عربی زبان میں مصری ریل کی معرکه کو " سکة الحدید " اور " وابور البر " کہتے هیں اور لفظ ثانی کو لفظ اول سے زیاده تر فصیح جانتے هیں اور فصیح گفتگو میں یہی نام لیتے هیں *

غرضکه ۲۳ مئی سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعه کو قریب شام کے هم سوئیس سے " وابور البر " پر سوار هوئے اور اسکندریه کو چلے همنے سنا تها که اس رسته میں بجز ریگستان اور جنگل کے اور کچهه نہیں هی پانی بهی رسته میں نہیں ملیگا اور اسی لئے همنے تین صراحیاں پانی کی بهری هوئی خرید کر ریل میں رکهه لیں تهیں رات کو هم سب ریل میں سورهے همکو نہیں معلوم که رات کو کیا کیا گذرا مگر رات کو جو مہری آنکهه کهلی تو میں نے ریل کو ایک بڑے استیشن پر کهڑا دیکها استیشن بهی اچها تها روشنی لالٹینوں کی اچهی تهی اور اسی قطع کی لالٹینیں تهیں اور اسی طرح پر لگی هوئی تهیں جیسیکه همارے ملک کے استیشنوں پر هیں جب میں نے دریافت کیا تو معلوم هوا که استیشن طنطنا هی طنطنا ایک بہت بڑا قصبه یا شہر مصر کی عملداری کا هی مگر رات کے سبب همکو شہر مطلق نہیں دیکهائی دیا *

صبح کو ایک نہایت عمده اور نفیس آباد ان شہر دکهائی دیا مکانات اُس کے بالکل انگریزی شہرونکے مکانات کے قطع پر تهے مگر هر طرف لنبے لنبے مینار مسجدوں کے جسکو (مادنه) کہتے هیں دکهائی دیتے هیں مصر کی مسجدوں میں دو مینار بنانے کا دستور نہیں هی بلکه مسجد کے صحن میں یا کسی طرف میں ایک بلند مینار اذان دینے کو بناتے هیں جیساکه دلی میں درگاه قطب صاحب کے پاس مسجد قوة الاسلام کا ایک مینار بنا هوا هی جسکو قطب صاحب کی لاٹهه کہتے هیں میں اُس شہر کو دیکهکر بہت خوش هوا اور دریافت کرنے سے معلوم هوا که " کفر الزیات " اس شہر کا نام هی یہاں کسی بزرگ بدوی کا مزار هی نہایت مقدس هی بزارو یتبرک کچهه

دن چڑھے ہم ایک اسٹیشن پر اُترے جو رود نیل کے قریب ہے وہاں ایک عمدہ ہوٹل بنا ہوا ہے وہاں کافی یعنی قہوہ پیا نان پاؤ اور مکھن کھایا اُس ہوٹل کے طریق میں اور انگریزی ہوٹل کے طریق میں کچھ فرق نہ تھا الا کھانا کھلانے اور قہوہ پلانے والے بالکل انگریزوں کے سے کپڑے لال ٹوپی پہنے ہوئے ترک تھے میز کرسی لگی ہوئی تھی کانٹا چھری دھرے ہوئے تھے اور بلا تمیز انگریز و مسلمان کے سب ملے ہوئے تھے قہوہ جو ترکوں نے بنا کر پلایا جس میں نہایت عمدہ گاے کا دودہ پڑا ہوا تھا۔ ایسا خوش ذائقہ اور مزے دار تھا کہ میں نے تمام عمر نہ گھر میں اور نہ کسی ہوٹل میں ویسا مزیکا پیا تھا ٭

اُس ہوٹل میں کھا پیکر پھر ریل پر سوار ہوئے تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ دریاے نیل کی زیارت ہوئی اُس پر آہنی پل بندھا ہوا تھا ریل اُس پر سے گذری اگرچہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ پل نہایت مستحکم طور پر بنا ہوا ہے الا کچھ خوبصورت نہ تھا بلکہ کہنا چاہئے کہ نہایت بد صورت تھا ہمارے ملک کے آہنی پل دیکھنے میں بھی نہایت خوبصورت ہیں تھوڑی دور اور چلے تو شہر دمنہور کا اسٹیشن ملا اُس سے اگلا اسٹیشن اسکندریہ کا تھا چنانچہ اسکندریہ میں جا پہونچے ہمارے لئے جہاز طیار تھا اس لئے ہمکو شہر کے اسٹیشن پر نہیں اُتارا بلکہ جہازوں کے لنگر گاہ تک لئے چلے گئے اور بندر کے اسٹیشن پر اُتارا ہم اُترتے ہی سیدھے جہاز پر چلے گئے اور پونا نامی جہاز کے کمرہ میں جو ہمارے لئے موجود تھا جا بیٹھے ٭

افسوس ہے کہ ہمکو اسکندریہ دیکھنے کی ذرا بھی فرصت نہیں ملی کوئی چیز اسکندریہ کی ہمنے نہیں دیکھی بجز سمندر کے اور اُس کے کنارہ کے مکانات کے یعنی جو جہاز میں سے دکھائی دیتے تھے سمندر کے کنارہ پر بہت کثرت سے جہاز دخانی اور بادبانی اور اور چھوٹے بجرے کھڑے ہوئے تھے ایک جنگی جہاز فرانسیسیوں کا بھی کسی کام کو آیا ہوا تھا اور ویسراے مصر کی سواری کا دخانی جہاز جو نہایت عمدہ اور بہت تیاری کا ہے کنارہ پر کھڑا ہوا تھا سنا ہے کہ وہ دخانی جہاز انگلستان کا بنا ہوا ہے کنارہ پر کے بہت سے مکانات اور کارخانجات دکھائی دیتے تھے ایک یا دو مقام پر سمندر کے کنارہ پر مورچال بنے ہوئے تھے اور توپیں چڑھی ہوئی تھیں ویسراے مصر کے آنے اور اُترنے کے لئے سمندر کے کنارہ پر ایک بہت بڑا مکان بنا ہوا تھا مگر باہر سے کچھ ایسا خوبصورت نہیں معلوم ہوتا تھا اُسی کے قریب چھوٹی سی پہاڑی پر ایک مینار روشنی کا بنا ہوا ہے بہر حال سمندر کے کنارہ کی فضا بہت اچھی ہے کچھ بری نہیں ٭

مصر کے ملک کے اس قدر حصہ کے دیکھنے سے جہاں ہمارا گذر ہوا اور جسکو نہایت سرسری طور پر ریل کی سواری میں ہمنے دیکھا ہماری عقل حیران ہوگئی ہمنے مالوہ بھی دیکھا ہے جو ہندوستان میں نہایت زرخیز اور عمدہ پیداوار کا ملک مشہور ہے

مگر مصر کے ملک کے سامنے اُس کی کچھہ بھی حقیقت نہیں ہی مصر کی زمین کی خوبی اور اُس کی کثرت پیداوار کا اندازہ نہیں ہوسکتا ہر جگہہ زمین کی ایسی صورت ہی کہ گویا نہایت عمدہ کھاد ملی ہوئی ہی •

اس تمام ملک میں جس قدر نہروں کی کثرت دیکھی بیان نہیں ہوسکتی چپے چپے پر نہر جاری ہی اور نہر میں سے بیسیوں شعبے نکلے ہیں جہاں تک میں نے دیکھا میری دانست میں کوئی کھیت ایسا نہیں ہی جس میں نہر کا پانی نہ آتا ہو •

نہر کے بنانے کا فن مصر والوں کو بخوبی معلوم ہی ہر مقام پر پانی تقسیم کرنے کے دہانے اور پانی اُنچا کرنے اور نیچا کرنے کی جھالیں اور تختے سب بنے ہوئے تھے نہر کے پاس جو اُنچی زمینیں ہیں اور جن میں نہر کا پانی بہاؤ سے نہیں جاسکتا اُن زمینوں کے سیراب کرنے کے لیئے نہر کے کنارہ پر کات کا خانہ دار ایک پہیہ لگایا ہی اور بذریعہ ایک ٹٹو یا یابو یا بیل کے پھرتا ہی اور بخوبی کھیتوں میں پانی پہونچاتا ہی مگر یہہ پہیہ پانچ چھہ فیٹ اُونچی زمین پر پانی پہونچا سکتا ہی اس سے زیادہ اُونچی زمین پر پانی نہیں پہونچا سکتا ہمارے ملک میں جو یہہ دستور ہی کہ تھوڑی سی اُونچی زمین پر پانی پہونچانے کو دو آدمی ایک چھاج رسیوں میں باندھکر پانی اولیچتے ہیں اُسکی عوض اگر اس پہیہ کا رواج دیا جاوے تو بلاشبہہ فائدہ مند ہوگا •

ایک جگہہ کنوئوں سے بھی پانی دیتے ہوئے دیکھا مگر بذریعہ رہٹ کے پانی دیتے تھے پانی پت اور کرنال کے ضلعوں میں جس قسم کے رہٹ جاری ہیں اُسی قسم کا رہٹ مصر میں بھی جاری ہی مگر اُس ضلع کے رہٹوں سے بھی ہل کا اور بہت کم لاگت کا معلوم ہوتا ہی •

ہل بھی چلتے ہوئے یہاں دکھائی دیئے ظاہرا اُسی طرح پر ہل چلتے ہیں جیسے ہمارے ملک میں دو گھوڑوں یا ٹٹوؤں سے بھی ہل چلتا تھا دو بیلوں سے بھی چلتا تھا ایک جگہہ ایک بیل اور ایک بھینسا اور ایک جگہہ دونوں بھینسے ہی ہل میں جوتے ہوئے دیکھے •

مصر کی " وابورالبر " یعنی ریل کا بھی کچھہ حال لکھنا بہتر معلوم ہوتا ہی مصر کی ریل کی گاڑیاں فرسٹ و سکنڈ کلاس کی ہمنے دیکھیں کیونکہ ہم اکسپریس بلکہ اسپیشل ٹرین میں گئے تھے اور اُس میں صرف دو درجہ کی گاڑیاں تھیں تمام گاڑیاں ولایت کی " برمنگہم " کی بنی ہوئی تھیں سکنڈ کلاس کی گاڑیاں جس میں چھجو ہمارا خدمتگار بیٹھا تھا ہمارے ملک کے سکنڈ کلاس سے اچھا تھا یعنی اُس میں بھی چمڑے کی گدیاں لگی ہوئی تھیں فرسٹ کلاس نہایت عمدہ اور مکلف آرام کا تھا مگر ہر درجہ میں آٹھہ آدمیوں کی نشست ہی چار ایک طرف چار ایک طرف سونے کی کوئی تدبیر اُس میں

نہیں ہی بیٹھے بیٹھے اس طرح پر سو سکتے ہیں جیسے کہ آرام کرسی پر آدمی سو سکتا ہی رفع حاجت کے لئے گاڑی میں کوئی تدبیر نہیں ہی سوائے اسٹیشن کے معلوم ہوا کہ تمام یورپ میں اسی قسم کی گاڑیاں ہیں ریل پر کام کرنے والے اور ریل چلانے والے اور گارڈ خلاصی چپراسی وغیرہ سب مصری اور ترک ہیں اور نہایت مشاق ہیں اور بہت ہوشیاری اور چالاکی سے کام کرتے ہیں مصر کی ریل کے کارخانہ میں جو چیز کہ قابل غور کے تھی وہ یہہ ہی کہ تمام گاڑیاں اور پمپ اور پانی دینے کے ستون اور ریل کی سڑک اور ہر قسم کی کلیں جو کچھہ کہ ریل کے کارخانوں میں درکار ہوتا ہی یہاں تک کہ لوہے کی ایک کیل بھی وہ سب انگلستان یا فرانس کا بنا ہوا تھا اُن میں سے کوئی چیز بھی مصر یا ترکستان کی بنی ہوئی نہ تھی البتہ بہ نسبت ہندوستان کے مصر والوں کی اسقدر تعریف کرنی چاہیئے کہ وہ خود اُن سب چیزوں سے کام کرنے اور کام لینے کے لایق ہیں ہندوستانی بدبخت اس لایق بھی نہیں ہوئے اور جب تک کہ تمام علوم و فنون اُنھی کی زبان میں نہ مروج ہونگے اُس وقت تک ہرگز لایق نہونگے مصر والوں کو جو اس قدر لیاقت آئی ہی صرف اُس کا بڑا سبب یہی ہی کہ ان چیزوں سے کام لینے کے فنون اُنھی کی زبان میں مروج ہوگئے ہیں ۔

دوسری بات قابل افسوس کے یہہ تھی کہ تمام کارخانہ بہ نسبت انگریزی کارخانہ کے نہایت میلا کچیلا تھا ریل کی سڑک اور اسٹیشنوں میں مطلق صفائی نہ تھی کل تیلیں ایسی میلی تھیں کہ شاید مہینوں میں صاف ہوتی ہونگی انجن میں پانی دینے کے آہنی ستون نہایت عمدہ اور خوبصورت بیل بوٹے مرغولہ دار بنے ہوئے تھے مگر اُن پر انگل انگل بھر موٹی کائی اور خاک مٹی جمی ہوئی تھی نہروں کا جو میں نے بیان لکھا اُن کا بھی یہی حال تھا کسی جگہہ میں نے پٹری بنی ہوئی نہیں دیکھی نہر کھودتے وقت جو کناروں پر مٹی ڈالی تھی اُسی طرح پر پڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی بلا شبہہ صفائی اور ہر کام میں خوبصورتی یورپ کے لوگوں کی طبیعت میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتی ہی اور ملک کے لوگوں کی طبیعت میں یہہ بات نہیں ہی البتہ ایشیا کے بعض ملک کے لوگوں میں نفاست بلا شبہہ ہی ۔

بہر حال ہمارا پونا جہاز ۲۳ اپریل سنۂ ۱۸۶۹ع روز شنبہ کو قریب دوپہر کے اسکندریہ سے مارسلیس کو روانہ ہوا اور مڈیٹرینین سے یعنی بحر قلزم کو ہم نے طی کرنا شروع کیا اور ۲۹ اپریل روز پنجشنبہ کو رات کے وقت قریب سات آٹھہ بجے کے بخیر و عافیت تمام مارسلیس میں داخل ہوئے ۔

جب ہم اسکندریہ سے روانہ ہوئے تو الحاج احمد بکری اسکندریہ کا رہنے والا پہلسق یعنی آرکاٹی ہمارے ساتھہ ہوا یہہ شخص نہایت لایق اور نیک وجاہت ہی لباس بھی

بہت اچھا اشرافوں کا پہنے ہوئے ہی کالي بانات کا لنبا کوٹ ہی قریب قریب انگریزي کوٹ کے پاجامہ مصري قطع کا ہی اوپر سے بہت ڈھیلا اور نیچے سے تنگ اور میانی ٹخنوں تک کوٹ کے نیچے قمیص ہی اور اُس پر شالي پٹکہ سے کمر بندھي ہی سر پر لال ٹوپي اور اُس پر نہایت چھوٹا کپڑا بطور عمامہ لپٹا ہوا ہی لکھا پڑھا قابل آدمي ہی عربي تو نہایت عمدہ اور صاف بولتا ہی اور انگریزي اور فرانسیسي بھي جانتا ہی مجھہ سے اُن سے بہت ملاقات ہوگئي جب فرصت ہوتي آپس میں ایک جگہہ بیٹھہ کر عربي میں کچھہ کچھہ باتیں کرتے ملک مصر اور دارالحکومت قاھرہ اور شہر اسکندریہ کي بہت تعریف کرتا تھا جب سے اُس نے یہہ جانا کہ میں بني ھاشم سادات رضوي سے ہوں میري نہایت خاطر اور تعظیم کرنے لگا اُردو کا ایک لفظ نہیں جانتا تھا جغرافیہ سے بالکل ناواقف تھا یہاں تک کہ شہر دھلي کو بھي نہیں جانتا تھا اور شاید کبھي اُس کا نام بھي نہیں سنا تھا پوچھنے لگا کہ ھندوستان جس پر انگریزي عملداري ہی کتنا بڑا ملک ہی اور اور کسي کي بھي عملداري ہی یا نہیں میںنے سب حال وسعت و آبادي ملک ھند و حکومت انگریزي کا اُس سے بیان کیا *

پونا دخاني جہاز پہلے جہاز سے بھي نہایت عمدہ اور مستحکم اور پہلے سے بھي بڑا ہی سنہ ۱۸۶۲ ع میں بنا تھا تین سو ساٹھہ فیٹ لنبا اور اکتالیس فیٹ چوڑا اور اکتیس فیٹ گہرا ہی چھہ سو گھوڑوں کے زور کا انجن اُس میں لگا ہی اُس کا انجن ایک نئي قطع کا ہی اور تمام پرزے اُس کے دکھائي دیتے ہیں اور ہر ایک کل چلتي ہوئي معلوم ہوتي ہی دو ہزار دوسو ٹن بوجھہ اُٹھا سکتا ہی ایک سو اکیس آدمي اُس میں نوکر ہیں مگر سب کے سب یورپین ہیں کوئي اَور کسي ملک کا نہیں مسٹر ویٹ اور مسٹر کیس اور مسٹر مڈل اس جہاز میں افسر ہیں مسٹر ویٹ کپتان جہاز کے بمبئي میں بھي رہے تھے اور اس لیئے تھوڑي تھوڑي اُردو بول سکتے تھے اور فرانسیسي بہت اچھي بولتے تھے *

ھمارے ساتھہ کے اکثر مسافر سوتھمپٹن کي راہ کو گئے اور بعضے تریسٹ کي راہ کو اس لیئے چند قدیم مسافر ھمارے ساتھہ ہوئے اور کچھہ نئے مسافر آن ملے چنانچہ اس جہاز میں سو مسافر جمع ہوگئے اور نئے آدمیوں کے ملنے اور دیکھنے سے اور پرانے رفیقوں کے جدا ہونے سے ایک اَور ھي کیفیت معلوم ہوئي مگر ھمارے شفقت فرما میجر ڈاڈ صاحب اور میجر بنگٹن اور مس کارپینٹر اور ھمارے صاف طینت دوست میجر فریزر اسي جہاز میں رہے *

اس جہاز میں جو خاص بات قابل ذکر کے ہی وہ یہہ ہی کہ اس جہاز کا غسل خانہ بہ نسبت پہلے جہاز کے غسل خانہ کے اَور طور کا ہی سوئیس تک نہانے کے لیئے گرم پاني کي حاجت نہ تھي اب اسکندریہ سے یورپ شروع ہوگیا اور سردي ہونے لگي اس لیئے اس

جہاز کے غسل خانہ میں پانی گرم کرنے کی نہایت عمدہ تدبیر ہی غسل خانہ میں اُسی طرح کا حوض ہی جیسے کہ پہلے جہاز میں تھا الا لوہے کا ہی جس پر نہایت عمدہ روغن کیا ہوا ہی اُس میں دو نل اور تین ہتیاں ہیں ایک ہتی سرد پانی کی ہی جہاں اُسکو گہمایا اور سرد پانی حوض میں آن بہرا دوسری ہتی اُس پانی کو گرم کرنے کی ہی جہاں اُس کو پہرایا اور انجن میں سے صرف گرم بہاپ پانی میں آنی شروع ہوئی اور اتنا کثیر پانی حوض کا جو کئی قلتین کی برابر ہی پانچ منٹ میں نہایت گرم ہوجاتا ہی اور بعضی دفعہ پہر ٹھنڈا پانی ملانے کی حاجت ہوتی ہی اور جہاں تیسری ہتی کو پہرایا اور ایک بدرو کہلی اور ایک منٹ میں تمام پانی نکل گیا اور حوض خالی ہوگیا *

جس دن پونا دخانی جہاز روانہ ہوا اُسی دن کہانے کے بعد میجر ڈاڈ صاحب نے مجہہ سے کہا کہ اب یورپ میں آپہونچے میں نے ادب آمیز اخلاق سے اُس کو تسلیم کیا اور بشاشت کے ساتہہ یہہ بات کہی کہ ہاں آج ہماری پہلی منزل یورپ کے ملک میں ہی *

ڈاڈ صاحب نے کہا کہ ہاں اب پیغمبر کا ملک چہوٹا اور کافروں کا ملک آیا اگرچہ اس میں اُنہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس میں ہم کچہہ برا مانتے اور جو سخت اور یا نامناسب لفظ اُنہوں نے کہا وہ اپنی یا اپنی قوم کی نسبت کہا مگر اُن کا یہہ طرز کلام مجہکو نہایت ناپسند آیا اور طبیعت کو بہت ناگوار گذرا اور میں نے خیال کیا کہ ایسی لئے میں گفتگو کرنا کیسا اخلاق اور تہذیب کے برخلاف ہی اور ایسے عمدہ اور متین اور حلیم ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن کی زبان سے اس طرز پر کیوں گفتگو ہوئی خیر میں نے چند دم توقف کر کر کہا کہ یوں نہ کہیئے بلکہ یوں کہیئے کہ اہل کتاب کا ملک آیا مگر کئی گہنٹہ تک مجہکو بڑا خیال رہا اور میں سوچتا رہا کہ اُن کی طینت اور طبیعت کس قسم کی ہی مگر آخر کو میننے خیال کیا کہ غالباً اُن کی یہہ گفتگو کسی قسم کے تعصب کی راہ سے نہ تہی اتفاقیہ سہل طور پر اُن کی زبان سے نکل گیا اور جو کبیدگی میرے دل میں آئی تہی اُس کو میں نے نکال دیا *

اس جہاز میں بہی کئی نئے صاحبوں سے ملاقات ہوئی اتفاق سے تی فیٹز پیٹرک صاحب سابق ڈپٹی کمشنر دہلی بہی اس جہاز میں تہے اگرچہ مجہہ سے اور اُن سے پہلے کبہی ملاقات نہیں ہوئی تہی مگر نہایت مہربانی سے ملے ایک دن پنجابی انتظام کی بہلائی برائی کا ذکر آیا میننے کہا کہ ہاں ایک ڈسپاٹک گورنمنٹ ہی اور بلاشبہہ سکہوں کی عملداری سے ہزاروں درجہ بہتر ہی شاید پنجاب کے لوگ خوش ہوں اور پسند کرتے ہوں کیونکہ اُن کو آگ میں سے (یعنی سکہوں کی عملداری میں سے) نکال کر دہوپ میں بٹہایا ہی مگر ہم لوگ اُس کو پسند نہیں کرسکتے پنجاب گورنمنٹ یا

بے قانونی ملک کی گورنمنت کی بھلائی یا برائی دھلي پانی پت رھتک حصار سرسہ وغیرہ اضلاع سے پوچھنی چاھیئے جو ایک زمانہ میں قانونی ملک تھا اور اب بے قانونی تحت انتظام پنجابی ھی جہاں تک مجھکو معلوم ھی وہ یہہ ھی کہ لوگ یہہ خیال کرتے ھیں کہ غدر میں جہاں اور سزائیں اھل دھلي اور اُس کے متعلق اضلاع کو دی گئیں منجملہ اُنھی سزاؤں کے ایک یہہ بھی سزا ھی کہ دھلي اور اُس کے متعلق اضلاع میں پنجابی انتظام کیا گیا اور بے قانونی ملک بنایا گیا *

حقیقت یہہ ھی کہ اب وہ زمانہ نہیں رھا جس میں ڈسپاٹک گورنمنت کو لوگ پسند کرتے تھے اور نہ اب وہ بھلائیاں ھیں جو ھزاروں برائیوں کے ساتھہ اگلے زمانہ کی ڈسپاٹک گورنمنت میں ملي ھوئی تھیں اور جن سے اُن برائیوں کا علاج ھوتا تھا -

چو رگ زن کہ جراح و مرھم نہ است *

اب اُن کا ھونا کسی ڈسپاٹک گورنمنت میں ممکن نہیں ھی وہ لوگ جو یہہ خیال کرتے ھیں کہ ھندوستان میں بجاے کانسٹیٹیوشنل گورنمنت کے ڈسپاٹک گورنمنت جیسی کہ قدیم سے تھی زیادہ تر مفید ھوگی وہ نہایت غلطی میں ھیں اُن کی ایسی مثال ھی جیسے کہ کوئی شخص کسی باغ کو صرف موسم خزاں میں دیکھہ کر اُس کی بھلائی برائی کی نسبت راے لگائے اور موسم بہار کا کچھہ بھی خیال نہ کرے *

نہایت خوشی اور بہت ھی مبارکی جو اس جہاز میں ھوئی وہ مسٹر ڈی لسپس صاحب بہادر کی ملاقات ھی تمام دنیا جانتی ھی کہ یہہ صاحب وہ فرانسیسی انجنیر ھیں جنھوں نے نہر سوئیس بنانے کی تجویز کی اور باوجودیکہ تمام یورپ کے بڑے بڑے انجنیر کہتے تھے کہ اس نہر کا بننا غیر ممکن ھی مگر صرف اسی عالم اور دانا اور دلاور انجنیر کی تجویز تھی کہ بے شک بنیگی اور میں بناؤنگا چنانچہ جیسا اُس نے کہا تھا ویسا کر دکھایا دو سمندروں کو ملایا اور سوئیس کی نہر کو بنایا *

یہہ صاحب جناب پرنس آف ویلز کے ساتھہ تھے جبکہ جناب ممدوح نہر سوئیس کے ملاحظہ کو تشریف لائے تھے اور سوئیس سے اس جہاز میں سوار ھوئے تھے ایک دن کے بعد مجھے اُن کا حال معلوم ھوا وہ انگریزی بھی نہیں جانتے تھے ھمارے جہاز کے کپتان صاحب نے جو فرانسیسی جانتے تھے میری ملاقات کرائی نہایت اخلاق اور تواضع سے ملے اور نہایت خوشی سے ھاتھہ ملایا اُسوقت معلوم ھوا کہ کسیقدر عربی بولتے ھیں میں نہایت خوش ھوا اور چند باتیں عربی میں کیں مگر عربی میں بھی بہت تھوڑی معمولی باتیں بول سکتے ھیں کوئی مضمون یا لمبی بات نہیں کہہ سکتے اُس دن سے برابر ھمیشہ نہایت مہربانی سے ملتے رھے اور ھر روز گھنٹوں تک میں اور وہ ایک میز پر بیٹھے لکھا کرتے تھے ایک دن اُنھوں نے سب لوگوں کے سامنے نہر سوئیس کا حال بیان کیا اور بعضی پرانی نشانیاں

حضرت موسی علیہ السلام کے وقت کی جو اُس کے قرب و جوار میں ہیں بیان کیں مجھسے کہنے لگے کہ جب تم ولایت سے پھروگے تو اُمید ہی کہ نہر کے رستہ تمہارا جہاز جاویگا انکا بیان ہی کہ چھہ مہینہ بعد نہر بالکل جاری ہو جاویگی اور بڑے بڑے جہاز و اسٹیمر اُس میں آمد و رفت کرینگے غرضکہ ایسے شخص کی ملاقات سے جو دلیری اور جرأت میں بھی ایسا ہی کامل ہی جیساکہ اپنے فن میں اور حقیقت میں یکتاے دہر و بے مثل و نظیر ہی مجھے نہایت خوشی ہوئی بلکہ میں نے اپنا فخر سمجھا *

جبکہ ایک دن مار سلیس پہونچنے کا باقی رہا تو تمام انگریزوں نے جو جہاز میں تھے صلاح کی کہ ڈی لسپس صاحب کو اُن کی کامیابی نہر سوئیس پر ایک اڈریس بطور مبارکبادی کے دی جاوے چنانچہ ۲۸ مئی کو کھانے کے بعد اڈریس پیش کی گئی اول کپتان میتھون صاحب نے بہت لنبی اسپیچ کی اور پھر مسٹر اوزلی نے اور اُس کے بعد جنرل ٹیپ صاحب نے اُس کے بعد مسٹر بیڈلاٹ نے اُس کے پیچھے مسٹر سانڈرس نے تب ایک مختصر اڈریس مبارک بادی انجام و کامیابی نہر سوئیس جسپر تمام لوگوں کے جو جہاز پر تھے دستخط تھے اُن کو دی گئی اُنہوں نے کھڑے ہوکر اُس کو لیا اور جواب میں ایک لنبی اسپیچ بطور شکریہ فرانسیسی زبان میں کی عمدہ الفاظ قابل یادگاری جو اُن تمام اسپیچوں میں تھے وہ یہہ ہیں جنرل ٹیپ صاحب نے اپنی اسپیچ میں کہا تھا کہ نہایت زیبا ہی کہ بجاے نہر سوئیس کے نہر لسپس اسکا نام رکھا جاوے بلاشبہہ اُن کا یہہ کہنا بہت بجا تھا کہ ایسے آدمی کی جہاں تک قدر اور یادگاری اور عزت کی جا سکے وہ کی جاوے جبکہ مسٹر ڈی لسپس نے اسپیچ کی تو اُس میں اُنہوں نے کہا کہ میری خوشی اور میرا فخر اس میں نہیں ہی کہ اس نہر کا نام نہر لسپس ہو بلکہ میری خوشی اور میرا فخر اس میں ہی کہ یہہ نہر فرنچ نہر کہلاوے جس وقت کہ میں نے بذریعہ ایک دوست کے جو وہاں موجود تھا یہہ مضمون سمجھا میرے دل میں ایک ایسا جوش پیدا ہوا کہ گویا میں اُس کی آواز سنتا تھا اور میں نے اُس دلاور آدمی کی اس فیاضی پر کہ اپنی قوم کی نام آوری پر ایسا غش ہی کہ اپنی خوشی اور اپنی عزت اُس میں سمجھتا ہی ہزار ہزار آفریں کی اور اپنی قوم پر جن کا کام بجز حسد اور بغض اور اپنی ذاتی جھوٹی شیخی جتانے کے اور کچھہ نہیں ہی افسوس کیا اور یقین جانا کہ ایسی ہی بد خصلتوں سے اُن کو ایسی بد نصیبی و ذلت نے گھیرا ہی لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا *

یہہ بھی واضح ہو کہ در حقیقت یہہ نہر فرنچ نہر کے نام سے مشہور ہی سوئیس میں عموماً تمام آدمی قلی سے لیکر بھلے مانس تک فرنچ کنال فرنچ کنال اُسکا نام لیتے ہیں در حقیقت فرانسیسیوں نے یہہ ایسا بڑا کام کیا ہی کہ اگر اس سے نیا سال شروع کیا جاوے تو بھی زیبا ہی *

اشتہار

قیمت تہذیب الاخلاق

+ * * +

قیمت

پرچہ ھاے سابق تہذیب الاخلاق

سابق میں تہذیب الاخلاق ابتداے شوال سنہ ۱۲۸۷ ھجري لغایت آخر سنہ ۱۲۹۴ ھجري چھپا لیکن اخیر کے دو برسوں کے پرچے کل فروخت ھوگئے شوال سنہ ۱۲۸۷ ھجري لغایت آخر سنہ ۱۲۹۱ ھجري تک کے کل پرچے بترتیب موجود ھیں اور اُن کل پرچوں کي قیمت بلا محصول سوا چار روپیہ اور معہ محصول پانچ روپیہ ھیں نقد قیمت بھیجنے پر خریداروں کو مل سکتے ھیں •

تہذیب الاخلاق طرز جدید جو بالفعل جاري ھی

اس جدید پرچہ کا سال نبوي سنہ کے حساب سے یعني شوال سے شروع ھوتا ھی اور رمضان کے اخیر پر ختم ھوتا ھی •

اب کي مرتبہ تہذیب الاخلاق ابتداے جمادي الاول سنہ ۱۲۹۹ ھجري سے چھپنا شروع ھوا ھی جمادي الاول سنہ ۱۲۹۶ ھجري سے رمضان سنہ ۱۲۹۶ ھجري تک کے یعني پانچ مھینے کے پرچے اور نیز کل پرچے بابت سال سنہ ۱۳۱۰ نبوي کے فروخت کے لیئے علحدہ موجود ھیں اور وہ دو قسم کے کاغذ پر چھپے ھیں اور مندرجہ ذیل نقد قیمت کے وصول ھونے پر خریداروں کو مل سکتے ھیں —

ولایتي سفید کاغذ پر چمڑے اور ابري سے مجلد بابت پنج ماہ سنہ ۱۳۱۰ نبوي ۳؍
زرد قسم کے ھندوستاني کاغذ پر تیس بندي کے طور سے مجلد بابت پنجماہ سنہ ۱۳۱۰ نبوي ۱؍۸
ولایتي سفید کاغذ پر چمڑے و ابري سے مجلد بابت سنہ ۱۳۱۰ نبوي … ۸؍
زرد قسم کے ھندوستاني کاغذ پر بطور تیس بندي سنہ ۱۳۱۰ نبوي … ۶؍

شوال سنہ ۱۲۹۷ ھجري یعني آغاز سنہ ۱۳۱۱ نبوي سے جو پرچے چھپے ھیں ان پرچوں کي سالانہ قیمت چھہ روپیہ ھی اور سال تمام کي پیشگي قیمت کے وصول ھونے پر خریداروں کو مل سکتے ھیں — ضرور ھی کہ ھر ایک خریدار پورے سال کے پرچے خرید کرے •

زر قیمت کا بھیجنا

جن صاحبوں کو خریداري منظور ھو درخواست خریداري معہ کل زر قیمت حسب تصریح مذکورہ بالا راقم کے پاس یا مولوي خواجہ محمد یوسف صاحب سکرٹري سائنٹفک سوسئیٹي علیگڈہ کے پاس بھیجدیں •

مقام علیگڈہ
سنہ ۱۸۸۱ع

راقم
سید احمد